

(۵۰)

لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں، جو ان کو سدھائے گا اس کی طرف جھکیں گے۔

(۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قُلُوبُ الرِّجَالِ وَحُشِيَّةٌ، فَمَنْ تَأَلَّفَهَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهِ.

اس قول سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ انسانی قلوب اصل فطرت کے لحاظ سے وحشت پسند واقع ہوتے ہیں اور ان میں انس و محبت کا جذبہ ایک اکتسابی جذبہ ہے۔ چنانچہ جب انس و محبت کے دوائی و اسباب پیدا ہوتے ہیں تو وہ مانوس ہو جاتے ہیں، اور جب اس کے دوائی ختم ہو جاتے ہیں یا اس کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو وحشت کی طرف عود کر جاتے ہیں، اور پھر بڑی مشکل سے محبت و انتہلاف کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

مرجان دلم را کہ این صرغ وحشی ز بامی کہ برخاست به مشکل نشیند

☆☆☆☆☆

(۵۱)

جب تک تمہارے نصیب یا اور ہیں تمہارے عیب ڈھکے ہوئے ہیں۔

(۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا أَسْعَدَكَ جَدُّكَ.

(۵۲)

معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

(۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْلَى النَّاسِ بِالْعُفُوِّ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوْبَةِ.

(۵۳)

سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو، اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

(۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ مَسْئَلَةٍ، فَحَيَاءٌ وَتَذَمُّمٌ.

(۵۴)

عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں۔ ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورہ سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں۔

(۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا غِنَى كَالْعُقْلِ، وَ لَا فَقْرٌ كَالْجُهْلِ، وَ لَا مِيْرَاثٌ كَالْأَدَبِ، وَ لَا ظَهِيْرٌ كَالْمِشَاوَرَةِ.

(۵۵)

صبر دو طرح کا ہوتا ہے: ایک ناگوار باتوں پر صبر اور دوسرے پسندیدہ چیزوں سے صبر۔

(۵۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الصَّبْرُ صَبْرَانِ: صَبْرٌ عَلَى مَا تَكْرَهُ، وَ صَبْرٌ عَمَّا تُحِبُّ.

(۵۶)

(۵۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

دولت ہو تو پردیس میں بھی دیس ہے اور مفلسی ہو تو دیس میں بھی پردیس۔

الْغِنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنْ، وَ الْفَقْرُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ.

اگر انسان صاحب دولت و ثروت ہو تو وہ جہاں کہیں ہو گا اسے دوست و آشنا مل جائیں گے جس کی وجہ سے اسے پردیس میں مسافرت کا احساس نہ ہو گا اور اگر فقیر و نادار ہو تو اسے وطن میں بھی دوست و آشنا میسر نہ ہوں گے۔ کیونکہ لوگ غریب و نادار سے دوستی قائم کرنے کے خواہش مند نہیں ہوتے اور نہ اس سے تعلقات بڑھانا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے وہ وطن میں بھی بے وطن ہوتا ہے اور کوئی اس کا شاماد و پرسان حال نہیں ہوتا۔

و آنرا کہ بر مراد جهان نیست دسترس در زاد و بوم خویش غریب است و نا شناخت

☆☆☆☆☆

(۵۷)

(۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قناعت وہ سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہو سکتا۔

قَالَ الرَّضِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْكَلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

علامہ رضی فرماتے ہیں کہ: یہ کلام پیغمبر اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے۔

”قناعت“ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جو میسر ہو اس پر خوش و خرم رہے اور کم ملنے پر کبیدہ خاطر و شاکئی نہ ہو اور اگر تھوڑے پر مطمئن نہیں ہو گا تو رشوت، خیانت اور مکرو فریب ایسے محرّمات اخلاقی کے ذریعہ اپنے دامن حرص کو بھرنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ حرص کا تقاضا ہی یہ ہے جس طرح بن پڑے خواہشات کو پورا کیا جائے اور ان خواہشات کا سلسلہ کہیں پر رکھنے نہیں پاتا۔ کیونکہ ایک خواہش کا پورا ہونا دوسری خواہش کی تمہید بن جایا کرتا ہے اور جوں جوں انسان کی خواہشیں کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں اس کی احتیاج بڑھتی ہی جاتی ہے۔ اس لئے کبھی بھی محتاجی و بے اطمینانی سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر اس بڑھتی ہوئی خواہش کو روکا جاسکتا ہے تو وہ صرف قناعت سے کہ جو ناگزیر ضرورتوں کے علاوہ ہر ضرورت سے مستغنی بنا دیتی ہے اور وہ لازوال سرمایہ ہے جو ہمیشہ کیلئے فارغ البال کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

(۵۸)

مال نفسانی خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

(۵۹)

جو (برائیوں سے) خوف دلائے وہ تمہارے لئے مژدہ سنانے والے کے مانند ہے۔

(۶۰)

زبان ایک ایسا درندہ ہے کہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ کھائے۔

(۶۱)

عورت ایک ایسا پچھو ہے جس کے لپٹنے میں بھی مزہ آتا ہے۔

(۶۲)

جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے اچھے طریقہ سے جواب دو اور جب تم پر کوئی احسان کرے تو اس سے بڑھ چڑھ کر بدلہ دو، اگرچہ اس صورت میں بھی فضیلت پہل کرنے والے ہی کیلئے ہوگی۔

(۶۳)

سفارش کرنے والا امیدوار کیلئے بمنزلہ پروبال کے ہوتا ہے۔

(۶۴)

دنیا والے ایسے سواروں کے مانند ہیں جو سو رہے ہیں اور سفر جاری ہے۔

(۶۵)

دوستوں کو کھودینا غریب الوطنی ہے۔

(۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ .

(۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ حَذَرَكَ كَمَنْ بَشَرَكَ .

(۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللِّسَانُ سَبْعُ، إِنْ خُلِيَ عَنْهُ عَقَرَ .

(۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَرْأَةُ عَقْرَبٌ حُلُوَّةُ اللَّبْسَةِ .

(۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا حِيَّتْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيَّ بِأَحْسَنَ مِنْهَا، وَ إِذَا أُسْدِيَتْ إِلَيْكَ يَدٌ فَكَافِئْهَا بِمَا يُرْبِي عَلَيْهَا، وَ الْفَضْلُ مَعَ ذَلِكَ لِلْبَادِي .

(۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ .

(۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَهْلُ الدُّنْيَا كَرَكِبٍ يُسَارُ بِهِمْ وَ هُمْ نِيَامٌ .

(۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَدْ الْأَحْبَبَةُ غُرْبَةٌ .